ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

06-OCTOBER-2016

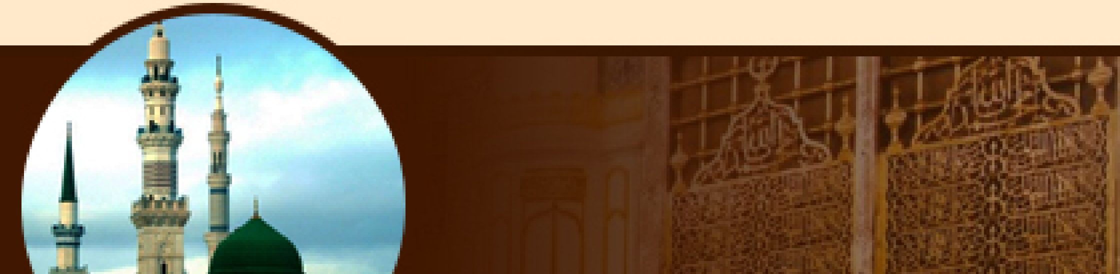

رضی اللہ تعالٰی عنہ

فاروقِ اعظم کی عاجزی

(URDU)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نَفْلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شَریف کی فضیلت:

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قِیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔ (جمع الجوامع للسیوطی ج ۷ ص ۱۹۹ حدیث ۲۲۳۵۲، از ضیائے درود و سلام، ص ۱۱)

اُف وہ رہِ سنگلاخ، آہ! یہ پا شاخ شاخ
اے مِرے مُشکل کُشا! تم پہ کروڑوں دُرُود

شعر کی وضاحت: ہائے افسوس! طویل سفر ہے، راستہ بھی پتھروں سے بھرا ہوا ہے اور میرے پاؤں بھی زخموں سے چُور چُور ہیں۔ اے میری مشکلوں کو حل فرمانے والے آقا! (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) میری مشکل کشائی فرمادیجئے، آپ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل

www.dawateislami.net

سے بہتر ہے۔(معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الٰ ۵۹۴۲خ، ۶/۱۸۵، حدیث:۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اچانک دو(2) شیر آ پہنچے

مَنْقُول ہے کہ بادشاہِ رُوم کا بھیجا ہوا ایک عجمی شخص مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرہ آیا اور لوگوں سے حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا پتہ پُوچھا، لوگوں نے بتادیا کہ وہ دوپہر کو شہر سے کچھ دُور کھجور کے باغوں میں قَیْلُوْلَہ (یعنی آرام) فرماتے ہوئے تمہیں ملیں گے۔ یہ عجمی شخص ڈُھونڈتے ڈُھونڈتے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس پہنچ گیا اور یہ دیکھا کہ آپ اپنا چمڑے کا دُرَّہ اپنے سر کے نیچے رکھ کر زمین پر گہری نیند سو رہے ہیں۔ عجمی شخص اِس ارادے سے تلوار کو نیام سے نِکال کر آگے بڑھا کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو قتل کر کے بھاگ جائے، مگر وہ جیسے ہی آگے بڑھا، اچانک اس نے دیکھا کہ دو(2) شیر مُنہ پھاڑے، اس پر حملہ کرنے والے ہیں۔ یہ خوفناک منظر دیکھ کر وہ خوف

وَدَہشَت سے چیخ پڑا، جس کی وجہ سے اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیدار ہوگئے اور مُلاحظہ فرمایا کہ عجمی شخص ننگی تلوار ہاتھ میں لئے ہوئے تھر تھر کانپ رہا ہے۔ آپ نے اس کی چیخ اور دَہشَت کا سبب دَرْیافت فرمایا تو اس نے سَچ سَچ سارا واقِعہ بیان کر دیا اور پھر بلند آواز سے کلمہ پڑھ کر مُشَرَّف بہ اِسلام ہو گیا اور اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس کے ساتھ نہایت ہی شَفْقَت والا برتاؤ فرما کر اس کے قُصُوْر کو مُعاف کر دیا۔ (اِزالۃُ الخِفاء، فصل رابع، ۱۰۹/۴)۔۔۔

خدا کے فضل سے میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا
خدا ان کا محمد مصطفٰے فاروقِ اعظم کا

(وسائلِ بخشش، ص۵۲۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حکایت سے مَعلُوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے خاص بندوں کی خُود حِفاظت فرماتا ہے اور بعض اوقات اِن کے لیے غیب سے ایسا سامان فَراہَم کر دیتا ہے کہ جو کسی کے وَہم و گُمان میں بھی نہیں ہوتا نیز اس واقعہ سے حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عاجزی وانکساری والی پیاری صفت بھی معلوم ہوئی، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ امیرُ المُومنین اور بادشاہِ وَقت تھے، اگر چاہتے تو عالی شان محل بنواتے، اسے ہر طرح کی آسائش و سہولیات سے مُزَیَّن کرواتے اور اس میں نہایت آرام دہ بستر بھی لگوا سکتے تھے، مگر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عاجزی وانکساری اپناتے ہوئے زمین پر ہی آرام فرمالیا کرتے تھے۔ ذرا غور کیجئے! ایک طرف تو مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں کہ جو تمام سہولیات کو ٹھکرا کر عاجزی کا پیکر بنے رہے اور ایک ہم ہیں کہ دولت اور دُنیوی جاہ و منصب کے نشے میں مدہوش ہو کر نہ جانے کیوں غُرور و تکبُّر کی دَلدَل میں پھنستے جا رہے ہیں۔ یاد رکھئے! جو دُنیوی مال و دولت اور شہرت کے مالک ہیں انہیں تو زِیادہ اِحتیاط کی حاجت ہے کہ کہیں یہ

www.dawateislami.net

دُنیوی نعمتیں انہیں تکبُّر کی آفت میں مُبتلا کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سبب نہ بن جائیں۔ تکبُّر ایسی بُری صفت ہے کہ جس کی وجہ سے بندہ دنیا وآخرت میں ذلیل ورُسوا ہو جاتا ہے جیسا کہ نبیِ مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: "جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجِزی اختیار کرے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بُلندی عطا فرمائے گا، وہ خود کو کمزور سمجھے گا مگر لوگوں کی نظروں میں عظیم ہو گا اور جو تکبُّر کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے ذلیل کر دے گا، وہ لوگوں کی نظروں میں چھوٹا ہو گا مگر خُود کو بڑا سمجھتا ہو گا یہاں تک کہ وہ لوگوں کے نزدیک کُتّے اور خِنزِیر سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔ (کنز العمال کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، ج۳، ص۵۰، الحدیث ۵۷۳۴)

فخر و غُرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا
یا ربّ! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجزی کا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص178)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تکبُّر کی تباہ کاریاں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تکبُّر ایسا مُہلِک (یعنی ہلاک کرنے والا) باطنی مرض ہے کہ اپنے ساتھ دیگر کئی بُرائیوں کو لاتا ہے اور کئی اچھائیوں سے انسان کو محروم کر دیتا ہے۔ حجّۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "مُتَکَبِّر شخص جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے، اپنے مسلمان بھائی کے لئے پسند نہیں کر سکتا، ایسا شخص عاجزی پر بھی قادر نہیں ہوتا، جو تقویٰ وپرہیز گاری کی جڑ ہے، کینہ (یعنی دل میں چُھپی ہوئی دُشمنی) بھی نہیں چھوڑ سکتا، اپنی عزّت بچانے کے لئے جُھوٹ بولتا ہے، اس جھوٹی عزّت کی وجہ سے غُصّہ نہیں چھوڑ سکتا، حسد سے نہیں بچ سکتا، کسی کی

www.dawateislami.net

خیر خواہی نہیں کر سکتا، دوسروں کی نصیحت قبول کرنے سے محروم رہتا ہے، لوگوں کی غیبت میں مُبتلا ہو جاتا ہے، مُتَکبِّر آدمی اپنا بھرم رکھنے کے لئے ہر بُرائی کرنے پر مجبور اور ہر اچھے کام کو کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے۔" (احیاء العلوم، ج۳، ص۴۲۳) مزید فرماتے ہیں تکبُّر کا اظہار کبھی تو انسان کی حَرکات وسَکَنات سے ہوتا ہے، جیسے منہ بُھلانا، ناک چڑھانا، ماتھے پر بَل ڈالنا، گھورنا، سر کو ایک طرف جُھکانا، ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھنا، ٹیک لگا کر کھانا، اَکڑ کر چلنا وغیرہ اور کبھی گُفتگو سے مثلاً کسی کو یہ کہنا: (تم میرے سامنے کچھ بھی نہیں ہو)، تمہاری یہ ہمت کہ مجھے جواب دیتے ہو" یوں مختلف اَحوال، اَقوال اور اَفعال کے ذریعے تکبُّر کا اظہار ہو سکتا ہے، پھر بعض متکبّرین میں اِظہار کے تمام انداز پائے جاتے ہیں اور کچھ متکبّرین میں بعض۔ لیکن یاد رہے کہ یہ تمام باتیں اُسی وقت تکبُّر کے زُمرے میں آئیں گی جبکہ دل میں تکبُّر موجود ہو محض ان چیزوں کو تکبُّر نہیں کہا جا سکتا۔ (ماخوذ از احیاء العلوم، ج۳، ص۴۳۴)

فخر و غُرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا
یا ربّ! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجزی کا

(وسائل بخشش مُرمّم، ص178)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تکبُّر ہی کے سبب شیطان ذلیل و رُسوا ہو کر بارگاہِ الٰہی سے نکالا گیا، حالانکہ اس سے پہلے شیطان سَرکَش و نافرمان نہیں تھا بلکہ اُس نے ہزاروں سال عبادت کی، جنّت کا خزانچی رہا، وہ جِن ّتھا مگر اپنی عبادت و رِیاضت اور عِلمِیّت کے سبب مُعَلِّمُ الْمَلَکُوت یعنی فرشتوں کا اُستاد بن گیا، مگر چند گھڑیوں میں تکبُّر کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی توہین کا مُرتکب ہو گیا اور حکمِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی وجہ سے اُس کی برسوں کی عبادتیں بے کار اور ہزاروں سال کی رِیاضتیں پامال ہو گئیں، ذِلّت و رُسوائی اُس کا مُقدَّر بنی، ہمیشہ ہمیشہ کے لئے لعنت کا

www.dawateislami.net

طوق اُس کے گلے پڑ گیا اور وہ جہنّم کے دائمی (یعنی ہمیشہ کے) عذاب کا مستحق ٹھہرا۔ آیئے! تکبّر کی آفت سے بچنے کیلئے اس کی مذمّت پر تین (3) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

1. جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا بھی ایمان ہو گا، وہ جہنّم میں داخل نہ ہو گا اور جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا تکبّر ہو گا وہ جنّت میں داخل نہ ہو گا۔" (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، الحدیث:۱۴۸، ص۶۱)
2. قیامت کے دن تکبّر کرنے والوں کو انسانی شکلوں میں چیونٹیوں کی مانند اُٹھایا جائے گا، ہر جانب سے ان پر ذِلّت طاری ہو گی، انہیں جہنّم کے "بُولَس" نامی قید خانے کی طرف ہانکا جائے گا اور بہت بڑی آگ انہیں اپنی لپیٹ میں لیکر ان پر غالب آجائے گی، انہیں "طِیْنَۃُ الْخَبَالِ" یعنی جہنّمیوں کی پیپ پلائی جائے گی۔" (مسند احمد، ۲/۵۹۶، حدیث:۶۶۸۹)
3. جو آدمی اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے اور چلنے میں اِتراتا ہے، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر غضب فرمائے گا۔" (المستدرک، کتاب الایمان، باب من یتعاظم فی نفسہ۔۔۔۔الخ، الحدیث:۲۰۸، ج۱، ص۲۳۵)

تُوْبُوْا اِلَی اللہ اَسْتَغْفِرُ اللہ

گر تکبُّر ہو دِل میں ذرّہ بھر
سُن لو جنّت حرام ہوتی ہے

(وسائل بخشش مُرمّم، ص495)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی تکبُّر کی آفت سے بچتے ہوئے عاجزی پیدا کرنی چاہیے کیونکہ

www.dawateislami.net

عاجزی کی بڑی برکتیں ہیں ❀ عاجزی کرنے والے کے لیے فرشتے بلندی کی دعا کرتے ہیں ❀ عاجزی کرنے والے کے لیے خوشخبری ہے ❀ عاجزی کرنے والے بروزِ قیامت منبروں پر بیٹھے ہوں گے ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے محبوب بندوں کو عاجزی کی دولت عطا فرماتا ہے ❀ عاجزی کرنے والے کو ساتوں آسمان تک بلندی عطا کی جاتی ہے ❀ عاجزی کرنے والے پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ رحم فرماتا ہے۔

(احیاء العلوم، ۳/۹۹۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زِندَگی کا مختصر تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بہت ہی پیارے وصف "عاجزی" کے بارے میں ایمان افروز واقعہ سُنا، یکم مُحَرَّمُ الْحَرَام کو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یومِ عُرس منایا گیا۔ آیئے! اِسی مناسبت سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ مُبارکہ کے مُتعلّق کچھ مدنی پُھول سُننے کی سَعادَت حاصِل کرتے ہیں خلیفۂ دُوُم، جانشینِ پیغمبر، حضرتِ سیّدُنا عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنیت "ابُو حَفْص" ہے۔ (مستدرک للحاکم حدیث ۵۰۴۲، ۴/۲۳۹) اور لقب "فاروقِ اَعظَم" ہے، یہ لقب آپ کو بارگاہِ رسالت سے عطا ہوا۔ اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتُنا عائشہ صِدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے فرماتی ہیں: رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اَمیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام (یعنی لقب) "فارُوق" رکھا۔ (تہذیب الاسماء ۲/۳۲۵) اور دَورِ جاہلیّت اور دَورِ اسلام دونوں میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام "عُمَر" ہی رہا۔ (رِیاضُ النُّضرَۃ، ۱/۲۷۲) اور "عمر" کے معنی ہیں آباد رکھنے والا یا آباد کرنے والا۔ حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سبب چُونکہ اِسلام کو آباد ہونا تھا، اس لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پہلے ہی آپ کو "عمر" نام عطا فرما دیا۔ (مراۃ المناجیح، ۸/۳۶۰)

www.dawateislami.net

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عامُ الفیل کے 13 سال بعد مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَۃ میں پیدا ہوئے، یُوں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تاریخِ وِلادت 583 عیسوی جو کہ ہجرت سے تقریباً 41 سال پہلے ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سیِّدُنا صِدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے عُمر میں تقریباً ساڑھے دس سال اور رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عُمر میں تقریباً تیرہ سال(13) چھوٹے ہیں۔ (اُسْدُالغَابة ۱۵۷/۴،ماخوذا)

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُعا مُبارک

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم اور خاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک دُعا کی برکت سے اَمیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **39** مردوں کے بعد اِعلانِ نُبُوَّت کے چھٹے (6) سال میں ایمان سے مُشرف ہوئے۔ (الرّیاض النضرة ۲۸۵/۱،طبقات کبرىٰ ۲۰۴/۳): چُنانچہ حدیثِ مبارک میں ہے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یُوں دُعا فرمائی اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خَاصَّةً: یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ تُو بالخصوص عمر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ذریعے دِینِ اسلام کو عزّت اور بُلندی نصیب فرما۔ (ابن ماجه ۷۷/۱، حدیث: ۱۰۵)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اِسلام قبول کرنے سے مُسلمانوں کو بے حد خُوشی ہوئی اور اُن کو بہُت بڑا سہارا مل گیا، یہاں تک کہ حُضُور رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسلمانوں کے ساتھ مل کر حَرَمِ مکہ میں اِعلانیہ نَماز ادا فرمائی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سرورِ کائنات، شَہَنْشاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تمام اسلامی تحریکات اور صُلح و جنگ وغیرہ کے تمام معاملات میں وزیر و مُشیر کی حیثیّت سے وَفادار رہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے بعد حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو خلیفہ مُنْتَخَب فرمایا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تقریباً دس (10) سال چھ (6) ماہ کی مُدّت

www.dawateislami.net

تک تختِ خلافت پر رونق اَفروز رہ کر جانشینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تمام تر ذِمّے داریوں کو بہت اچھے طریقے سے سر اَنجام دیا۔ (تارِیخُ الْخُلَفاء، ص ۱۰۸، کراماتِ فاروقِ اعظم، ص ۶)

سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات

ایک دن نمازِ فجر میں ایک بدبخت ابُولُؤلُؤ فیروز نامی غیر مسلم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر خنجر سے وار کیا اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے تیسرے دن شرفِ شہادت سے مُشرَّف ہوگئے۔ بوقتِ شہادت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عُمر شریف 63 برس تھی۔

(الرِّیاضُ النَّضرۃ ۱/۴۰۸، ۴۱۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عاجزی و انکساری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے کسی کو مَنْصَبِ خلافَت یا مَنْصَبِ حکومت ملنا بہت بڑی سَعادت ہے۔ اس مَنْصَب کا حقیقی معنوں میں حق اُسی وقت ادا ہوسکے گا، جب وہ حاکم اپنی رِعایا کے ساتھ عدل و انصاف کرے، لوگوں کے حُقُوق کی ادائیگی میں ہر وقت فکر مند رہے نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت و عبادت میں بھی زندگی بسر کرتا رہے، ورنہ جو حاکم ان کاموں سے رُوگردانی کرتے ہوئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی والے کاموں کا مُرتکب ہوگا تو اس کے دُنیا و آخرت میں ذلیل و رُسوا ہونے کا خوف ہے۔ عموماً جب کسی کو کوئی بڑا عُہدہ ملتا ہے تو وہ شکرِ الٰہی بجالانے اور اس مَنْصَب کے تقاضوں کو پورا کرنے کے بجائے، طرح طرح کے باطنی اَمراض مثلاً تکبُّر، خود پسندی اور حُبِّ جاہ وغیرہ گناہوں میں مُبتلا ہو جاتا ہے اور بسا اوقات سرکشی میں اس حد تک بڑھ جاتا ہے کہ لوگوں کے حق تلف کرنا، اُنہیں ظلم و ستم کا نشانہ بنانا، اپنے منصب سے ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہوئے قتل و غارت گری کا بازار گرم کرنا، اس کی نظر میں گویا کوئی بُرائی ہی نہیں ہوتی اور ایسے گناہوں بھرے حالات میں عاجزی و انکساری اور حِلْم و بُرْدباری پیدا ہونا بہت مشکل ہے۔ ہاں دُنیا میں

www.dawateislami.net

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے ایسے بھی ہوئے ہیں جنہوں نے بڑے سے بڑا عُہدہ ملنے کے باوُجُود بھی عاجزی وانکساری اور سادگی کو اپنائے رکھا۔ آیئے! اس ضمن میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عاجزی وانکساری سے مالامال چار(4) مدنی پھول سنتے ہیں، چُنانچہ

1. حضرت سیِّدُنا سعید بن مُسَیب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اَمیرُ المُؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب شہر سے باہر کہیں سفر وغیرہ پر تشریف لے جاتے توراستے میں اِسْتِراحت (یعنی آرام) کے لیے مٹّی کا ڈھیر لگا کر اُس پر کپڑا بچھاتے اور پھر آرام فرماتے۔

(مصنف ابن ابی شیبه، حدیث۸، ۱۵۰/۲۱)

2. حضرت سیِّدُنا ذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں عید کے دن مدینہ کے کچھ لوگوں کے ساتھ (نمازِ عید کے لیے) نکلا تو میں نے راستے میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (نمازِ عید کے لیے) ننگے پاؤں ہی تشریف لیے جارہے ہیں۔

(مُستَدرَک لِلحاکم، حدیث۵۳۵۴، ۳۲/۴)

3. حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بِن خَطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بسا اَوقات آگ کے قریب ہاتھ لے جاتے پھر اپنے آپ سے سُوال فرماتے: اے خَطّاب کے بیٹے! کیا تجھ میں یہ آگ برداشت کرنے کی طاقت ہے؟ (مناقب عمر بن الخطاب، ص ۱۵۴)

4. آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں یہ بھی منقول ہے کہ آپ مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرہ کے کمسن یعنی نابالغ بچوں سے اپنے لیے یوں دُعا کرواتے کہ: اے بچّو دُعا کرو! عمر بخشا جائے۔ (فضائلِ دُعا، ص ۱۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ المؤمنین فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عاجزی واِنکساری کا عالم تو دیکھئے کہ عید کے دن بھی ننگے پاؤں عید گاہ کی طرف چلے جارہے ہیں، کبھی دورانِ سفر مٹی کے ڈھیر کو تکیہ بنا کر اُس پر آرام فرمارہے ہیں اور قطعی جنّتی ہونے کے باوُجُود کبھی عذابِ الٰہی سے ڈرتے ہوئے، بچوں سے اپنی بخشش ومغفرت کیلئے دُعا کروا رہے ہیں۔ یقیناً جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے عاجزی کرتا ہے

تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بلند و بالا مقام عطا فرماتا ہے جیسا کہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے:

"جو اپنے مسلمان بھائی کے لئے تواضُع اختیار کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بُلندی عطا فرماتا ہے اور جو مسلمان بھائی پر بلندی چاہتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے پستی میں ڈال دیتا ہے۔ (معجم الاوسط، من اسمہ محمد، ۵/۳۹۰، الحدیث:۱۱۷۷)

موزے اُتار کر کندھے پر رکھ لیے!

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے امیر المومنین فاروقِ اَعظَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو عاجزی وانکساری جیسی صفات کی وجہ سے بہت بُلند مقام و مرتبہ عطا فرمایا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملنے والی اس عزّت و مقام کے علاوہ لوگوں سے ملنے والی عزّت و شہرت کے بالکل خواہش مند نہ تھے، جیسا کہ ایک مرتبہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ملکِ شام کی طرف تشریف لے گئے تو حضرت سَیِّدُنا ابُو عبیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی ان کے ساتھ تھے یہاں تک کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک ایسے مقام پر پہنچے، جہاں گھٹنوں تک پانی تھا، آپ اپنی اُونٹنی پر سوار تھے، آپ اُونٹنی سے اُترے اور اپنے موزے اُتار کر اپنے کندھے پر رکھ لئے، پھر اُونٹنی کی لگام تھام کر پانی میں داخل ہو گئے تو حضرت ابُو عبیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: اے امیرُ المؤمنین! رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، آپ جو یہ کام کر رہے ہیں، مجھے یہ پسند نہیں کہ یہاں کے لوگ آپ کو نظر اُٹھا کر دیکھیں۔ حضرت عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: "افسوس! اے اَبُو عُبیدہ! اگر یہ بات تمہارے علاوہ کوئی اور کہتا تو میں اسے اُمَّتِ محمدی کے لئے عبرت بنا دیتا، ہم ایک بے سَر و سامان قوم تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کے ذریعے عزّت عطا فرمائی، جب بھی ہم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ عزّت کے عِلاوہ سے عزّت حاصِل کرنا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ ہمیں رُسوا کر دے گا۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، الباب الاول فی الکبائر الباطنۃ۔۔۔ الخ، ۱/۱۶۱)

تُو عطا حِلم کی بھیک کر دے میرے اَخلاق بھی ٹھیک کر دے

www.dawateislami.net

تجھ کو فاروق کا واسطہ ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش، ص138)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُالمومنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عاجزی واِنکساری تو دیکھئے کہ حاکمِ وقت ہو کر بھی گویا اس بات کو ناپسند فرما رہے ہیں کہ لوگ مجھے میرے منصب کی وجہ سے مجھے عزّت (Protocol) دیں، مجھے تو بس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملنے والی عزّت ہی کافی ہے اور ایک ہم ہیں کہ ہر مُعاملے میں اپنی عزّت وشُہرت اور اپنی واہ واہ چاہتے ہیں، بسا اوقات یہ خواہش بھی جوش مارتی ہے کہ اگر امیروں اور صاحبِ مَنصب حضرات میں بھی شہرت مل جائے تو داد وتحسین کے ساتھ ساتھ ڈھیروں انعامات بھی حاصِل ہو جائیں گے! اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 4 سورۂ آلِ عمران آیت نمبر 188 میں ارشاد فرماتا ہے:

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اَتَوْا وَّ یُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۸۸﴾	تَرجَمۂ کنز الایمان: ہرگز نہ سمجھنا انہیں جو خوش ہوتے ہیں اپنے کیے پر اور چاہتے ہیں کہ بے کیے ان کی تعریف ہو ایسوں کو ہرگز عذاب سے دور نہ جاننا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر صراطُ الجنان جلد 2 صفحہ 117 پر ہے: اس آیت میں خُود پسندی کرنے والوں کے لئے وعید ہے اور ان کے لئے جو حُبِّ جاہ یعنی عزّت، تعریف، شہرت کے حُصُول کی تمنّا میں مُبتلا ہیں۔ جب کسی شخص کے دل میں یہ آرزو پیدا ہونے لگے کہ لوگ اس کے شیدائی ہوں، ہر زبان اس کی تعریف میں تَر ہو، سب میرے کمال کے مُعترِف ہوں، مجھے ہر جگہ عزّت سے نوازا جائے،

www.dawateislami.net

عالِم نہیں ہوں پھر بھی علّامہ صاحب کہا جائے، ملک و قوم کی کوئی خدمت نہیں کی پھر بھی مِعْمارِ قوم کہا جائے، نجات دہندہ سمجھا جائے، محسنِ قوم قرار دیا جائے، میرا تعارف بہترین اَلْقابات کے ساتھ ہو، مُلاقات پُرتپاک انداز میں کی جائے، سلام جُھک کر کیا جائے تو اسے چاہئے کہ اپنے دل پر غور کرلے کہ کہیں وہ حُبِّ جاہ کا شکار تو نہیں ہوچکا، اگر ایسا ہو تو اس آیت سے سبق حاصل کرتے ہوئے فوراً سے پیشتر اُس سے چھٹکارے کی کوشش کرے۔ یادرکھئے! خُود پسندی اور حُبِّ جاہ کے مرض میں مُبتلا شخص اُخْروی انعامات سے محرومی کا شکار ہوتا ہے اور دل میں مُنافَقت کی زیادتی، قلبی نُورانیت سے محرومی، دین کی خرابی میں مُبتلا ہوجاتا ہے نیز بُرائی سے منع کرنے اور نیکی کی دعوت دینے سے محرومی، ذِلّت و رُسوائی کا سامنا، اُخروی لَذت سے محرومی، قلبی سُکون کی بربادی اور دولتِ اِخلاص سے محرومی جیسے نُقصانات کا سامنا کر سکتا ہے، لہٰذا اسے چاہئے کہ دنیا کی بے ثباتی، تعریف پسندی کی مذمت، مَنْصَب و مرتبہ کے تعلق سے اُخْروی مُعاملات اور بُزرگانِ دِیْن کے حالات واَقْوال کا بکثرت مُطالعہ کرے تاکہ ان مذموم اَمراض سے نجات کی کوئی صورت ہو۔

آیئے! خُود پسندی اور حُبِّ جاہ سے بچنے کیلئے تین (3) فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں:

1. ”جو شہرت طلب کرے گا (قیامت کے دن) اس کے عیبوں کی تشہیر ہوگی اور جو شخص لوگوں کو دِکھانے کے لئے عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اس کا بدلہ دے گا۔ (بخاری، کتاب الرقاق، باب الریاء والسمعۃ، ۴/۲۴۷، الحدیث:۶۴۹۹)

2. ”دو بھوکے بھیڑیئے بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو وہ اتنا نُقصان نہیں کرتے جتنا مال اور مرتبے کی حرص کرنے والا اپنے دِین کے لئے نُقصان دِہ ہے۔ (ترمذی، ۴/۱۶۶، الحدیث:۲۳۸۳)

www.dawateislami.net

3. ''اگر خُود پسندی انسانی شکل میں ہوتی تو وہ سب سے بد صُورت انسان ہوتی۔''

(الفردوس بماثور الخطاب، باب اللام، ۲/ ۱۹۳، الحدیث:۵۰۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عاجزی وانکساری کے بارے میں سُن رہے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت سیِّدُنا ابُو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بعد سب سے افضل و بہتر ہونے کی بار گاہِ رسالت سے سند عطا ہوئی لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کبھی فخریہ انداز اختیار نہ کیا اور نہ ہی کسی مسلمان کو حقیر جانا، بلکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دیگر مسلمانوں کو اپنے سے بہتر جانتے تھے۔ چنانچہ

حضرت سیِّدُنا ابُو رافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک مَرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ میرے قریب سے گُزرے تو میں قرآنِ پاک کی خُوبصورت لہجے میں تلاوت کر رہا تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سُن کر ارشاد فرمایا: ''**یَا اَبَا رَافِعُ! لَاَنْتَ خَیْرٌ مِّنْ عُمَرَ تُؤَدِّیْ حَقَّ اللّٰہِ وَحَقَّ مَوَالِیْكَ** یعنی اے ابُو رافع! یقیناً تم عمر سے بہتر ہو کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حقوق اور اپنے آقا کے حُقُوق اچھی طرح اَدا کرتے ہو۔''

(شعب الایمان للبیھقی، باب فی حق السادۃ علی المالید، ج۶، ص۳۸۶، حدیث:۸۶۱۳)

عاجزی کی تعریف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیر المومنین فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عاجزی وانکساری پر قُربان جایئے کہ اُمّتِ محبوب میں صدّیقِ اکبر کے بعد سب سے افضل ہیں، قطعی جنّتی ہیں اور حاکمِ وقت ہیں پھر بھی دوسروں کو اپنے سے بہتر جانتے ہیں۔ عاجزی کی تعریف بھی یہی ہے کہ **خُود کو خوبیوں میں دُوسروں سے کم تَر اور خامیوں میں بَرتَر سمجھے۔** (فیض القدیر ۱/ ۵۵۹ ماخوذا)

حضرت سیِّدُنا حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "تواضُع (عاجزی) یہ ہے کہ جب تم اپنے گھر سے نکلو تو جس مسلمان سے بھی مِلو، اُسے اپنے آپ سے افضل جانو۔" (الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج۱، ص۱۶۳)

میں سب سے بُرا ہوں نگاہِ کرم ہو	مگر آپ کا ہُوں نگاہِ کرم ہو

خوش بختی کی ایک علامت

حضرت علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "آدمی کی خُوش بختی کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ اپنے نفس سے عاجزی اوراپنے تمام اَفعال واَقْوال میں کوتاہی کا اقرار کرائے۔" (بحر الدموع، ص۲۰۰) امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی اپنے نفس سے عاجزی کا اقرار کرواتے۔ چنانچہ

حضرت سیِّدُنا ابنِ مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: کہ ایک دن اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کہیں باہر نکلے تو میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چل پڑا، کیا دیکھتا ہوں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک باغ میں داخل ہوئے۔ میرے اوران کے درمیان ایک دیوار تھی، میں نے سُنا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے آپ کو مخاطب کر کے بطورِ عاجزی ارشاد فرمارہے تھے: "اے مسلمانوں کے امیر! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو ورنہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ تمہیں ضَرور عذاب میں مُبتلا کرے گا۔" (موطا امام مالک، باب ماجاء فی التقی، کتاب الکلام، ج۲، ص۴۶۹، حدیث:1918)

نفس کو ذلیل کرنے کا عزم:

حضرت سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن عُمر بن حفص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک بار امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اَعظَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی پُشت پر مشکیزہ اُٹھالیا۔ آپ سے عرض کی گئی کہ حُضور آپ مَت اُٹھائیں، ارشاد فرمایا: "میرے نفس نے مجھے عُجب پسندی (یعنی اپنے آپ کو بڑا سمجھنے)

www.dawateislami.net

میں مُبتلا کر دیا تو میں نے اسے ذلیل کرنے کی ٹھان لی۔" (تاریخِ اسلام، ۳/ ۲۷۰)

کتاب "فیضانِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو باطنی اَمراض اور دیگر بُری صفات سے خود پاک تھے مگر ہمیں تکبُّر اور خود پسندی کا علاج بتاتے ہوئے، اپنے عمل سے گویا ارشاد فرما رہے ہیں کہ نفس کو ان آفات سے بچانے کیلئے اپنا کام خود کرنا چاہیے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اسی عاجزی واِنکِساری کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو وہ عزّت اور مقام ومرتبہ عطا فرمایا کہ آج تک پُوری کائنات میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ذِکر کی دُھوم مچی ہوئی ہے اور تا قیامت تمام مسلمان آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اَوصافِ حَمِیدہ کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ عمل بھی کرتے رہیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ نے سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ مُبارکہ سے مُتعلّق دو 2 جلدوں پر مُشتمل کتاب **"فیضانِ فاروقِ اعظم"** شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں اسلامی قوانین کے مُطابق زندگی گزارنے کے مُتعلّق اہم معلومات کو آسان انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں عدل و انصاف کرنے اور عام لوگوں کے حُقُوق ادا کرنے کے طریقے بھی موجود ہیں، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَۃً طلب فرمایئے، خود بھی اس کا مُطالعہ کیجئے اور دُوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

دعوتِ اسلامی کی قیُّوم	اِک اِک گھر میں مچ جائے دُھوم

اس پہ فِدا ہو بچّہ بچّہ	یا اللہ! مِری جھولی بھر دے۔ (وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے امیر المومنین سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عاجزی والی پاکیزہ صفت کے بارے میں سُنا اور ضمناً تکبُّر جیسی باطنی بیماری کا بھی ذکر آیا۔ یاد رکھئے! تکبُّر ایسی خطرناک باطنی بیماری ہے کہ اگر فوراً اس کا علاج نہ کیا جائے تو بڑھتے بڑھتے اس سے دیگر بہت سی بیماریاں جَنم لیتی ہیں۔ لہٰذا جس طرح ہم جسمانی بیماریوں کا سُن کر نہ صرف پریشان ہو جاتے ہیں بلکہ ان کا علاج بھی شروع کر دیتے ہیں اسی طرح یہاں بھی عقلمندی کا ثبوت دیتے ہوئے تکبُّر کا علم ہو جانے کے بعد اس کا علاج فوراً شروع کر دینا چاہیے، کیونکہ جو اس بیماری میں مُبتلا ہوتا ہے وہ مسلمان کی دل آزاری، جُھوٹ، غیبت، چغلی، حسد وغیرہ مُہلک (یعنی ہلاک کر دینے والی) بیماریوں کا شکار ہو سکتا ہے۔ آیئے! تکبُّر کی آفت سے پیچھا چُھڑانے اور عاجزی اَپنانے کے چند طریقے سُنتے ہیں۔

(1) مدنی ماحول اپنا لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاجزی وانکساری اور دیگر نیک خصلتیں اپنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس مدنی ماحول نے لاکھوں مسلمانوں بالخصوص نوجوانوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقِلاب برپا کر دیا، کئی بگڑے ہوئے نوجوان توبہ کر کے راہِ راست پر آگئے، ماں باپ سے نازیبا رَوِیّہ اختیار کرنے والے باادب ہو گئے، کُفر کے اندھیروں میں بھٹکنے والوں کو نُورِ اسلام نصیب ہوا، یورپی ممالک کی رنگینیوں کو دیکھنے کے خواہش مند کعبۃُ الْمُشَرَّفَہ و گنبدِ خَضرٰی کی زیارت کے لئے بیقرار رہنے لگے، دنیا کے بے جا غموں میں گُھلنے والے فکرِ آخرت کی مَدَنی سوچ کے

www.dawateislami.net

حامل بن گئے، فُحش رَسائل اورعِشقِیَہ و فِسقِیَہ ڈائجسٹوں کے مطالعے کے شائقین مکتبۃُ المدینہ کی شائع کردہ کُتُب ورسائل کا مُطالَعہ کرنے لگے، تفریح کی خاطر گناہوں بھرے سفر کے عادی مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ راہِ خدا میں سفر کرنے والے بن گئے اور بے نمازی نہ صرف نمازی بلکہ نَمازیں پڑھانے والے (یعنی اِمام مسجد) بن گئے اور کثیر اسلامی بھائی نمازِ فجر کیلئے مسلمانوں کو جگانے (صدائے مدینہ) لگانے والے بن گئے۔ صدائے مدینہ لگانا ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مدنی کام اور سنّتِ فارُوقِ اعظم بھی ہے۔

منقول ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ عادتِ مُبارکہ تھی کہ جب نمازِ فجر کے لیے اپنے گھر سے تشریف لاتے تو راستے میں لوگوں کو نماز کے لیے جگاتے ہوئے آتے نیز اذانِ فجر کے فوراً بعد اگر مسجد میں کوئی سویا ہوتا تو اسے بھی جگاتے۔ (طبقات کبری، ذکر استخلاف عمر، ج۳، ص۲۶۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ سینکڑوں اسلامی بھائی روزانہ مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لیے جگاتے اور نیکیاں کماتے ہیں۔ آیئے اسی ضمن میں ایک مدنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ سے بُلاوا آگیا

ضلع قصور پنجاب پاکستان کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تو تھا، لیکن مدنی کاموں میں سُستی کا شکار تھا۔ حُسنِ اتفاق سے مُحرَّمُ الْحَرام 1431 ھ بمطابق جنوری 2010ء کو دعوتِ اسلامی کے ڈویژن مُشاورت کے ذمہ دار اسلامی بھائی سے مُلاقات کا شرف حاصل ہوا، جب انہیں میری مدنی کاموں میں عدم دلچسپی کا علم ہوا تو انفرادی کوشش کرتے ہوئے نہ صرف مدنی کام کرنے کا ذہن دیا بلکہ صدائے مدینہ کی پابندی کرنے کی ترغیب بھی دِلائی، نیز اس ضمن میں اُنہوں نے مجھے شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا

www.dawateislami.net

فرمان ”صدائے مدینہ دِکھائے مدینہ“ بھی سُنایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ میرا ذِہن بن گیا اور حاضریِ مدینہ کی اُمید پر اگلے ہی دن میں نے اس پر عمل شروع کر دیا۔ صدائے مدینہ کیا لگانی شروع کی مجھ پر تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا کرم ہو گیا۔ میرے تو وارے ہی نیارے ہو گئے، قسمت کا ستارا یُوں چمکا کہ اسی سال مجھے بارگاہِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی حاضری کا شرف حاصل ہو گیا۔ کرم بالائے کرم یہ کہ صدائے مدینہ کی برکت سے میرے بڑے بھائی کو بھی حج کی سعادت نصیب ہو گئی، دورانِ حج شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہونے کا شرف بھی مل گیا۔ شاید یہ مدینے شریف کی حاضری اور ایک ولیِ کامل سے بیعت کی برکت تھی کہ میرے بھائی جو پہلے نمازوں میں سُستی کا شکار تھے، لیکن اب تمام گناہوں سے توبہ کر کے نیکیوں کی جانب مائل ہونے لگے۔ باجماعت نماز کا اِہتمام کرنے لگے۔ داڑھی شریف کی بھی نیّت کر لی۔ حج سے واپسی آنے کے کم وبیش دوماہ بعد جبکہ ایک عزیز کی شادی میں شریک تھے، بارات آنے ہی والی تھی لیکن جُونہی نماز کا وقت ہوا سب کو بآوازِ بلند نماز کی دعوت دی اور مسجد کی جانب چل دیے۔ جب وضو کے لئے وضو خانے پر پہنچے تو اچانک دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے گر پڑے۔ نمازیوں نے آگے بڑھ کر اُٹھایا اور مسجد میں لِٹا دیا۔ مسجد میں لِٹاتے ہی ان کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ وہاں موجود سبھی لوگ بھائی جان کی اس ایمان افروز وفات پر افسوس کے ساتھ ساتھ رشک کرنے لگے۔

لگا فجر میں بھائی گھر گھر میں جا کر
ذرا دِل لگا کر "صدائے مدینہ"

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص369)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

(2)سلام میں پہل کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم تکبُّر کی آفت سے پیچھا چُھڑانے اور عاجزی اپنانے کے چند طریقے سُن رہے تھے، عاجزی وانکساری پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ امیر ہو یا غریب، چھوٹا ہو یا بڑا ہر مُسلمان کو سلام میں پہل کی جائے۔ ہمارے مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو بچوں کو بھی سلام میں پہل فرمایا کرتے تھے۔ حضرت سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ چند لڑکوں کے پاس سے گُزرے تواُن کو سلام کیا، پھر فرمایا: "رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔" (صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب التسلیم علی الصبیان، الحدیث ۶۲۴۷، ج۴، ص۱۷۰)

تری سادگی پہ لاکھوں، تری عاجزی پہ لاکھوں
ہوں سلامِ عاجِزانہ مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص426)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے سلام کو عام کرنے کیلئے ہمیں ایک مدنی انعام بھی عطا فرمایا ہے، چنانچہ **مدنی انعام نمبر6** میں فرماتے ہیں کہ "کیا آج آپ نے گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گُزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے **مسلمانوں کو سلام کیا؟**" لٰہذا اچھی اچھی نیتّوں کے ساتھ مسلمانوں کو سلام کرنے کی بھرپور عادت بنایئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی انعام پر عمل کے ساتھ ساتھ اس کی خوب برکتیں بھی نصیب ہوں گی۔

(3) اپنا کام خود کیجئے!

عاجزی پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اپنا سامان خُود اُٹھایئے اور اگر کوئی عُذر نہ ہو تو گھر کے

www.dawateislami.net

کام کرنے کی بھی عادت بنائیے۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: "جس نے اپنا سامان خُود اُٹھا لیا وہ تکبُّر سے آزاد ہو گیا۔" (شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی التواضع، الحدیث: ۸۲۰۱، ج۶، ص ۲۹۲)

پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم خود بھی اپنے گھر کے کام کاج میں مشغول رہتے تھے" (بخاری، ج۱، ص ۲۴۱) اِسی سنت پر عمل کرتے ہوئے صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گھر کے کام کاج سے عار (شرم) محسوس نہ فرماتے، گھر میں ترکاریاں چھیلتے، کاٹتے اور دوسرے کام بھی کر دیا کرتے تھے۔ (ماہنامہ اشرفیہ، صدر الشریعہ نمبر، ص ۵۴) اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی گھر کے کام خُود کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(4) ان اعمال کو اختیار کیجئے!

ایسے اعمال اختیار کیجئے، جو تکبُّر کو مِٹانے والے ہیں، غریب اور نیک مسلمانوں کی صُحبت میں بیٹھئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے بھی تکبّر جائے گا، عاجزی آئے گی۔

بکری کی کھال پر بیٹھنے کی برکت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، "بہارِ شریعت" جلد اوّل حصّہ 2 صَفْحَہ 403 پر ہے: "بکری اور مینڈھے کی (پکائی ہوئی یعنی مخصوص طریقے سے خشک کی ہوئی) کھال پر بیٹھنے سے مِزاج میں نرمی اور عاجزی پیدا ہوتی ہے۔" (بہار شریعت، جلد اوّل، ص ۴۰۳، بتغیر) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے بیٹھنے کی جگہ پر عُمُوماً بکری کی (خشک کی ہوئی) کھال بچھانے کا اِہتمام فرماتے ہیں بلکہ بیان کے دوران بھی اکثر اوقات آپ کی فرشی چٹائی پر بکری کی کھال بچھی ہوئی ہوتی ہے۔ آپ بھی کوشش کرکے اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بکری یا مینڈھے کی (خُشک کی ہوئی) کھال بچھالیجئے اور اس کی برکتوں کا کھلی آنکھوں سے نظارہ کیجئے۔

www.dawateislami.net

(5) صدقہ دیجئے!

صدقات وخیرات کرنا بھی ایسا عمل ہے جو عاجزی پیدا کرتا اور تکبُّر کو ختم کرتا ہے۔
فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: "مسلمان کا صَدَقہ عُمر میں زیادتی کا سبب ہے اور بُری موت سے بچاتا ہے اور اللہ تعالٰی اس کی وجہ سے تکبُّر و فخر کو دُور فرمادیتا ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، رقم ۴۶۰۹، ج ۳، ص ۲۸۴) لہٰذا اپنے صدقات، زکوٰۃ، خیرات دعوتِ اسلامی کو دیگر مدنی کاموں میں مُعاوِن بنئے۔

(6) حق بات تسلیم کرلیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاجزی پیدا کرنے والے اُمُور میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اگر کوئی ہماری کسی غلطی کی نشاندہی کرے تو فوراً اپنی غلطی مان لینی چاہئے، چاہے وہ عُمر، تجربے اور رُتبے میں ہم سے کم ہی کیوں نہ ہو۔ نیز جب کسی اسلامی بھائی سے اختِلافِ رائے ہو، یا پھر آپ پر واضح ہو جائے کہ وہ حق پر ہے تو ضِد کرنے کے بجائے سرِ تسلیم خَم کرلیجئے اور حق بات بیان کرنے پر اس کی تعریف کرتے ہوئے کہیے کہ "آپ دُرُست فرما رہے ہیں، اللہ تعالٰی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔" ایسے موقع پر اپنی غلطی مان لینا اگرچِہ نفس پر بہت گِراں (یعنی بھاری) گزرتا ہے، مگر مسلسل ایسا کرتے رہنے سے عادت بن جائے گی اور تکبُّر کی آفت سے بھی جان چھوٹ جائے گی۔ اِنۡ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

غلطی کا اعتراف!

جلیلُ القَدر محدِّث امام دارِ قُطنی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ جب نوعمر طالبِ عِلم تھے تو ایک دن حضرتِ سیِّدُنا امام انباری رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی درسگاہ میں حاضر ہوئے۔ حدیث لکھوانے میں امام انباری رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے ایک راوی کے نام میں غلطی کی، حضرت سیِّدُنا دارِ قُطنی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کمالِ ادب کے سبب امام

www.dawateislami.net

انباری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو توٹوک نہیں سکے مگر جو اُن کی آواز شاگردوں تک پہنچاتا تھا، اس کو اِس غلطی سے آگاہ کر دیا۔ جب دوسرے جمعہ کو امام دارِقُطنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پھر مجلسِ درس میں گئے تو امام انباری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا جوشِ حق پسندی اور بے نفسی کا عالَم دیکھئے کہ اُنہوں نے بھری مجلس کے سامنے یہ اِعلان فرمایا کہ اُس روز فُلاں نام میں مجھ سے غلطی ہوگئی تھی تو اِس نوجوان طالبِ عِلم نے مجھے آگاہ کر دیا۔ (تاریخ بغداد، ج۳، ص۴۰۰)

(6) نُمایاں حیثیت کے طالب نہ بنئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاجزی اپنانے کیلئے اس بات کا بھی خیال رکھئے کہ جب ہم اپنے رُفَقاء کے ساتھ ہوں یا کسی محفل میں ہوں، کبھی بھی دل میں اس خواہش کو جگہ نہ دیں کہ مجھے نُمایاں حیثیت دی جائے، اُونچی جگہ بٹھایا جائے، میری آؤ بھگت کی جائے۔ ہاں! اگر کسی نے اَزْ خود ہمیں نُمایاں جگہ پر بیٹھنے کا کہا تو قَبول کرنے میں حرج نہیں چنانچہ

امیرُ المومنین حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ علیُّ الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کہیں تشریف فرما ہوئے صاحِبِ خانہ نے حضرت کے لئے مسند حاضر کی، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا: کوئی گدھا ہی عزّت کی بات قَبول نہ کرے گا۔ (فتاوی رضویہ، ج۲۳، ص۷۲۰)

(8) غریبوں کی دَعوت بھی قبول کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صِرف امیروں سے تعلُّقات بڑھانے اوران کے ہاں دعوتوں پر جانے کے بجائے غریبوں سے بھی رابطے میں رہئے اور جب وہ آپ کو دعوت دیں تو قَبول کیجئے۔ ہمارے اَسلاف دُنیاوی مالداروں سے دُور رہتے اور غریبوں پر خُصُوصی شفقت فرماتے ہوئے ان کی دعوت

www.dawateislami.net

قبول فرماتے، جیسا کہ

غریبوں پر خصوصی شفقت

محدِّثِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عُمُوماً مالداروں کی دعوت قبول نہ کرتے تھے لیکن اس کے برعکس اگر کوئی غریب مسلمان دعوت کی پیشکش کرتا تو جہاں تک ممکن ہوتا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قبول فرمالیتے اوراس کے معمولی وسادہ کھانے پر بھی اُس کی تعریف فرماتے تاکہ اس کے دل میں کوئی مَلال نہ آئے۔ ایک مرتبہ ایک غریب آدمی کی دعوت پر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کے گھر تشریف لے گئے۔ وہاں جاکر معلوم ہوا کہ اس کا مکان چھپر نُما اور بدبودار علاقہ میں واقع تھا، مگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس کی دِلجوئی کے لئے اس کے ہاں کھانا تناوُل فرمایااوراپنے کسی عمل سے اُس غریب کو محسوس نہ ہونے دیا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بدبُو محسوس کررہے ہیں، حالانکہ عام حالات میں معمولی سی بدبُو بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لئے ناگوار ہوتی۔

(حیات محدّث اعظم، ص۱۸۴)

(9) لباس میں سادگی اختیار کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لباس میں سادگی اختیار کرنے سے طبیعت میں عاجزی پیدا ہوتی ہے جبکہ عُمدہ لباس پہننے سے تکبُّر و رِیاکاری پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب، "بہارِ شریعت" حصّہ 16 صَفْحَہ 52 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: اتنا لباس جس سے سِتْر عورت ہو جائے اور گرمی سردی کی تکلیف سے بچے، فرض ہے اور اس سے زائد جس سے زِینت مقصود ہو اور یہ کہ جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دیا ہے تو اُس کی نعمت کا اظہار کیا جائے، یہ مُستَحب

www.dawateislami.net

ہے۔خاص موقع پر مثلاً جمعہ یا عید کے دن عُمدہ کپڑے پہننا مُباح (جائز) ہے۔اس قسم کے کپڑے روز نہ پہنے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اِترانے لگے اور جن غریبوں کے پاس ایسے کپڑے نہیں انہیں نظرِ حقارت سے دیکھے، لہٰذا اس سے بچنا ہی چاہیے۔اور تکبُّر کے طور پر جو لباس ہو، وہ ممنوع ہے، تکبُّر ہے یا نہیں اس کی شَناخْت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا اگر پہننے کے بعد بھی وُہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تکبُّر پیدا نہیں ہوا۔اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو تکبُّر آ گیا۔ لہٰذا ایسے کپڑے سے بچے کہ تکبُّر بہت بُری صفت ہے۔(ردالمحتار، کتاب الحظر والإباحۃ، فصل فی اللبس، ج۹، ص۵۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(10)عاجزی کے فضائل کا مُطالعہ کیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاجزی اپنانے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی ان کتب ورسائل "تکبُّر" صفحہ 70 تا 96 ،احیاء العلوم جلد 3 صفحہ 999 تا 1010، سیرتِ رسولِ عربی صفحہ 340 تا 346، فیضانِ عائشہ صدیقہ 560 تا 570، سیرتِ مصطفٰی "606 تا 609 کا مطالعہ کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے عاجزی وانکساری اختیار کرنے کا جذبہ پیدا ہوگا۔

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم نے اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سادگی و عاجزی کے واقعات سُنے۔لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی غرور وتکبُّر سے بچ کر عاجزی واِنکساری کو اپنے کردار اور عادت کا حصّہ بنائیں نیز بیان میں ذِکْر کردہ ان تمام طریقوں پر عمل کی کوشش کریں، جن پر عمل کرنے سے عاجزی وانکساری کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور تکبُّر سے نفرت ہوتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نِشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

تری سُنّتوں پہ چل کر میری روح جب نکل کر چلے تم گلے لگانا مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص۴۲۸)

ناخن کاٹنے کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مَدَنی پھول**" سے ناخن کاٹنے کی سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔ ❀ جُمعہ کے دن ناخن کاٹنا مُستَحَب ہے۔ہاں! اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمعہ کا اِنتظار نہ کیجئے۔ (دُرِّمُختار، ۶۶۸/۹) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مولانا امجد علی اعظمی فرماتے ہیں: منقول ہے کہ جو جُمعہ کے روز ناخُن تَرشوائے (کاٹے) اللہ تعالیٰ اُس کو دوسرے جُمعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین (3) دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمعہ کے دن ناخُن تَرشوائے (کاٹے) تو رَحمت آئیگی اور گُناہ جائیں گے۔ (دُرِمُختار، رَدُّالمُحتَار، ۶۶۸/۹، بہارِ شریعت حصّہ ۱۶، ۲۲۶، ۲۲۵) ❀ ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔

1 … مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

(دُرِّمُختار، ۶۷۰/۹، اِحیاءُ العُلُوم، ۱۹۳/۱) ❀ پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کرکے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کرکے چھنگلیاں سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ (دُرِّمُختار، ۶۷۰/۹، اِحیاءُ العُلُوم، ۱۹۳/۱) ❀ جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔ (عالَمگیری، ۳۵۸/۵) ❀ دانت سے ناخن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے بر ص یعنی کوڑھ کے مرض کا اندیشہ ہے۔ (اَیضاً) ❀ ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے اور اگر ان کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں۔ (اَیضاً) ❀ ناخن کا تَراشہ (یعنی کٹے ہوئے ناخن) بیتُ الْخَلاء یا غسل خانے میں ڈال دینا مکروہ ہے کہ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔ (اَیضاً) ❀ بدھ کے دن ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں کہ بَرص یعنی کوڑھ ہو جانے کا اندیشہ ہے البتہ اگر اُنتالیس (39) دن سے نہیں کاٹے تھے، آج بدھ کو چالیسواں دن ہے اگر آج نہیں کاٹتا تو چالیس دن سے زائد ہو جائیں گے تو اس پر واجِب ہو گا کہ آج ہی کے دن کاٹے اس لیے کہ چالیس دن سے زائد ناخن رکھنا ناجائز و مکروہِ تحریمی ہے۔ (تفصیلی معلومات کے لیے فتاویٰ رضویہ جلد 22 صَفْحَہ 574 تا 685 کا مطالعہ کیجئے) ❀ لمبے ناخن شیطان کی نشست گاہ ہیں یعنی ان پر شیطان بیٹھتا ہے۔ (اِتحافُ السّادَۃللزّبیدی، ۶۵۳/۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صفْحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ

www.dawateislami.net

رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروردگار
سنّتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار

(وسائلِ بخشش، ص ۶۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں پڑھے جانے والے دُرودِ پاک

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ۨالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

(2) تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

www.dawateislami.net

فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس دُرُودِ پاک کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿5﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بَعْض بُزُرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[4]

﴿6﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

[2] ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

[3] ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۱۰/ ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

[4] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

www.dawateislami.net

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے ! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿7﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

ہر رات عبادت میں گزارنے کا آسان نُسخہ

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

[2] ... الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

[3] ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net